

فیصلی تنازعات اور Alternate Dispute Resolution

جنوری 2019 میں سنده اسمبلی نے ایک ترمیمی ایکٹ منظور کیا جس کے ذریعہ اسمبلی نے مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ترمیم کر کے اس میں ADR کے لیے جگہ بنائی۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ADR کو شامل کرنے کا مقصد فریقین کو غیر ضروری طویل عدالتی عمل سے بچانا ہے جو کہ نہ صرف تھکا دینے والا ہے بلکہ فریقین کی جیب پر بھی بھاری پڑتا ہے۔ ADR ہے کیا؟

مزید آگے بڑھنے سے پہلے ADR کے تصور کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ADR دراصل سول اور تجارتی تنازعات کو عدالت سے باہر حل کرنے کا ایک طریقہ ہے اور یہ بذریعہ ثالثی طے پاتا ہے۔ ثالثی طریقہ کے مطابق معاملات کو حل کرنا دراصل اسلام کے تصور ثالثی کی بنیاد پر ہی ہے کیونکہ اسلام معاشرے میں امن و سکون کو قیمتی بنانے کے لیے ثالثی کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

ترکی کی وزارت انصاف کے ثالثی کے مکملہ کے سربراہ امت الیان ڈرموسلوں کے مطابق ترک حکومت نے 2012 میں سول تنازعات حل کرنے کے لیے ثالثی کا قانون نافذ کیا تھا۔ اسی سال ترک میڈیشن ریگیشن نے میڈیشن کا مکملہ قائم کیا جس کا مقصد ثالثی کی کارروائیوں کا نہ صرف جائزہ لینا بلکہ اسکو صحیح طریقہ سے چلانا بھی تھا اسکے علاوہ اس ثالثی کے مکملہ کا کام دیگر مکملوں سے رابطہ رکھنا بھی تھا۔ انکا مزید کہنا تھا کہ اس سلسلے میں اہم عدالتوں میں ثالثی یورو کا قیام بھی عمل میں لایا گیا جس کا مقصد بڑی اور اہم عدالتوں میں ثالث کا تقرر اور اسکے افعال کا جائزہ لینا تھا۔ انکے مطابق اس عمل کا دائرة کا صرف دیوانی تنازعات تک ہی محدود رکھا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ثالثی کے لیئے مقدمات رضا کارانہ طور پر ہی لیئے جاسکتے تھے۔ ان تنازعات میں گھریلو شد کوشال نہیں کیا گیا تھا۔

ڈرموسلو نے یہ بھی کیا کہ ثالثی بورڈ میں جزر، بار ایسوی ایشن کے نمائندے پہلک نوٹریز کی یونین اعلیٰ تعلیمی کونسل کے نمائندگان وزارت انصاف کے تین ثالث کے علاوہ تاجروں اور کارگروں کی کفیلی ریشن شامل ہوگی۔

ADR اور خاندانی تنازعات:

خاندانی تنازعات کو محدود طریقہ سے ثالثی کے ذریعے بھی حل کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دسری شادی کی اجازت اور طلاق کا سڑبیکیٹ حاصل کرنا جو کہ ثالثی کونسل کو بھیجا جاتا ہے اسی طرح ضلع کے مقدمات میں نج ایک کوشش فریقین کے مابین معاملہ طے کرنے کے لیے ثالث کا کردار ادا کرتا ہے لیکن فیملی آرڈیننس کی صلاحیت اسے آگے جا کر معاملات حل کرنے کی نہیں ہے۔

ایسا کیوں ہے؟ کیوں فیملی تنازعات ثالثی کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتے۔ خاندانی تنازعات جنکی نوعیت بہت ہی نازک ہوتی ہے کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انکو انکی حساسیت کے مطاب ہی حل کیا جائے خرچ کے مقدمات اور بچوں کی کسٹڈی وغیرہ کے معاملات حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ثالثی کو فیملی قوانین میں جگہ دی جائے تاکہ یہ نازک معاملات بغیر بچوں کے ذہنوں پر کوئی براثڑا لے بغیر ہی حل ہو جائیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فیملی معاملات بھی ان عدالتوں میں زیر سماحت ہوتے ہیں جن میں فوجداری معاملات چل رہے ہوتے ہیں۔ قیدیوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر عدالتوں میں ان کے بچوں کے سامنے لایا جاتا ہے۔ ذرا سوچئے اس بچے کے ذہن پر کیا اثر پڑیگا جب وہ اپنی کسٹڈی کا کیس جو اس عدالت میں چل رہا ہے جس میں خطرناک قسم کے مجرم بھی اسی تاریخ پر لائے جا رہے ہیں ہوں۔

ان تمام مشکلات پر قابو پانے اور وقت اور پیسہ بچانے کے لیے ول فورم کی طرف سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ خاندانی تنازعات کو ADR کے دائرة اختیار میں دیا جائے یا کم از کم مندرجہ ذیل معاملات کو اس کا حصہ بنایا جائے۔

۱۔ بیوی اور بچوں کے خرچ کے معاملات

۲۔ دوسری شادی کی اجازت

اس سلسلے میں ول فورم نے اپنی تجاویز و فاقہ اور صوبائی حکومتوں کو اسال کی ہیں لیکن آج تک ہماری متعلقہ حکومتوں نے اس سلسلے میں کوئی بھی سنجدہ پیش قدمی نہیں کی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں آپ سب ہماری تجاویز پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔